سوال

ﷺکے (22) معجزات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ وسلم کی محفل میں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر گفتگو کررہے تھے، وہ معجزات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہوئے اوروہ جواس ولادت کے بعد ظاہر ہوئے، جیساکہ عام طور پر لوگ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلوں میں ان معجزات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ حاضرین مجلس میر

ید ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے متعلق مفصل اورمدلل گفتگو فرمائیں گے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

م صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے بارے میں آپ نے جس شخص کے موقف کا تذکرہ کیا ہے اس کی بعض باتیں برحق ہیں اور بعض غلط۔ ایسا نہیں ہے کہ جن معجزات کا لوگ اکثر تذکرہ کرتے ہیں وہ ساری کی ساری غلط ہیں یا ساری کی ساری مبنی برحق ہیں۔ ان مواقع پر غلط اور صحیح کا معیار اپنی عقل اور جذبات

ت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں تین قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں :

1۔ پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جو ہر قسم کے معجزے کو مبنی برحق تصور کرتے ہیں۔ جن معجزات کا تذکرہ کتابوں میں ہو یا لوگوں کی زبانوں پر اس معاملے میں وہ ذرا بھی احتیاط نہیں برتتے اور ہر ضعیف وسقیم قسم کی روایت کو قبول کرلیتے ہیں خواہ وہ روایت دین اسلام کے مزاج سے مطابقت رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو

س پہلی قسم کا تعلق عوام الناس سے ہے اور عام طور پر میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلوں میں نعتیہ نظموں میں ان معجزات کا تذکرہ کثرت سے ہوتا ہے۔

2 :

وَقالوا لَن نُؤمِنَ لَكَ حَتّىٰ تَفجُرَ لَنا مِنَ الأَرضِ يَنبوعًا ٩٠ أَو تَكونَ لَكَ جَنَّةٌ مِن نَخيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الأَنهٰرَ خِلٰلَها تَفجيرًا ٩١ أَو تُسقِطَ السَّماءَ كَما زَعَمتَ عَلَينا كِسَفًا أَو تَأتِىَ بِاللَّهِ وَالمَلٰئِكَةِ قَبيلًا ٩٢ أَو يَكونَ لَكَ بَيتٌ مِن زُخرُفٍ أَو تَرقىٰ فِى السَّماءِ وَلَن نُؤمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّىٰ تُنَزِّلَ عَلَينا كِتٰبًا نَقرَؤُهُ قُل سُبحانَ رَبّى هَل كُنتُ إِلّا بَشَرًا رَسولًا ٩٣... سورة

ب پر ہرگز ایمان لانے کے نہیں تاوقتیکہ آپ ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ جاری نہ کردیں۔ یا خود آپ کے لئے ہی کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اس کے درمیان آپ بہت سی نہریں جاری کردکھائیں۔ یا آپ آسمان کو ہم پر ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرادیں جیساکہ آپ کا گمان ہے یا آپ خود اللہ تعا

ے دوسری آیت میں اللہ نے ان کی مانگوں کو قبول نہ کرنے کے سبب کی طرف اشارہ کیا ہے :

وَما مَنَعَنا أَن نُرسِلَ بِالءايٰتِ إِلّا أَن كَذَّبَ بِهَا الأَوَّلونَ وَءاتَينا ثَمودَ النّاقَةَ مُبصِرَةً فَظَلَموا بِها وَما نُرسِلُ بِالءايٰتِ إِلّا تَخويفًا ٥٩... سورة الإسراء

نشانات (معجزات) کے نازل کرنے سے روک صرف اسی کی ہے کہ اگلے لوگ انہیں جھٹلا چکے ہیں۔ ہم نے ثمودیوں کو بطور بصیرت کے اونٹنی دی لیکن انہوں نے اس پر ظلم کیا ہم تو لوگوں کو دھمکانے کے لئے ہی نشانیاں بھیجتے ہیں''

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، معجزات کی فرمائش کے بدلے میں اس نے قرآن نازل کیا جو تمام معجزات کے مقابلہ میں اکیلا ہی کافی ہے :

أَوَلَم يَكفِهِم أَنّا أَنزَلنا عَلَيكَ الكِتٰبَ يُتلىٰ عَلَيهِم ...٥١... سورة العنكبوت

یا ان لوگوں کے لیے نشانی کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے''

کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا معجزہ ایک عقلی اور ادبی قسم کا معجزہ ہو نہ کہ مادی اور حسیاتی کا تاکہ رہتی دنیا تک یہ معجزہ لوگوں کے لیے ایک چیلنج کی صورت میں برقرار رہے :

اپنی اسی رائے کی تائید میں یہ لوگ ایک صحیح حدیث بھی پیش کرتے ہیں۔

عَن أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الأَنبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلا أُعطِيَ مَا مِثلهُ آمَنَ عَلَيهِ البَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحيًا أَوحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ ....." (بخاری)

واللہ نے چند نشانیاں اور معجزے عطا کیے اور ان نشانیوں کی تعداد کے برابر ان پر ایمان لانے والے بھی رہے وہ معجزہ جو مجھے عطا کیا گیا ہے وہ اللہ کی وحی (قرآن) ہے''

3 :

ت : بلاشبہ قرآن کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے جو رہتی دنیا تک تمام لوگوں کے لیے چیلنج ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

س معجزے کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چند دوسرے معجزات سے نوازا تھا لیکن ان معجزات کی حیثیت چیلنج یا لوگوں پر حجت قائم کرنے کے لیے نہیں تھی۔ جیساکہ دیگر انبیاء علیہ السلام کا معاملہ تھا بلکہ یہ معجزات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے باعث تکریم وتعظیم اور خدا کی طرف سے

م صرف ان ہی معجزات پر ایمان رکھتے ہیں جن کا تذکرہ قرآن یا صحیح حدیث میں ہو جو معجزات قرآن یا صحیح حدیث سے ثابت نہ ہوں ان کی حیثیت ہماری نظروں میں ذرہ برابر نہیں ہے۔

ل میں بعض ان معجزات کا تذکرہ ہے جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں :

1۔ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بننے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس کھجور کے تنے پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے اس تنے کا اس وقت آہیں بھرنا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بننے کے بعد اس کا استعمال ترک کردیا۔ اس کی آہیں سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور اپنا مبارک

2۔ صحیح احادیث میں مختلف ایسے واقعات کا تذکرہ ہے کہ غزوہ یا سفر میں پانی کی قلت کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان طریقوں سے پانی حاصل کیا جن سے پانی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ مثال کے طور پر یہ واقعہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کے ساتھ زوراء کے مقام پر

3۔ صحیح احادیث میں ایسے واقعات کا بھی تذکرہ ہے کہ مصیبت کی گھڑی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اللہ نے فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول کی۔ مثلاً غزوہ بدر کے موقع پر بارش کی دعا یا اس غزوہ میں فتح کی دعا۔ اسی طرح عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے تفقہ فی الدین کی دعا اورا

4۔ صحیح احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشن گوئیوں کا تذکرہ ہے، جو حرف بہ حرف پوری ہوئیں۔ مثلاً یمن، بصریٰ اور فارس پر مسلمانوں کی فتح کی پیشن گوئی۔ حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے یہ پیشن گوئی کہ انہیں ایک ظالم گروہ قتل کرے گا اور ایسا ہی ہوا۔ یا پھر قسطنطنیہ پر مسلمانوں کی فـ

وقع پر غار کے منہ پر کبوتر کے انڈا دینے کا تذکرہ کسی صحیح حدیث میں موجود نہیں ہے۔ مکڑی کے جال بننے کی روایت کو بعض علماء نے ضعیف اور بعض نے صحیح قرار دیا ہے۔ لیکن قرآن کے الفاظ بتاتے ہیں کہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد غیر مرئی (نہ دکھائی دینے والی) چیزوں سے کی تھی حالانکہ کبوترَ

اس لیے ان روایات کا ماننا قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عقائد، جلد: 1، صفحہ: 88

محدث فتویٰ